REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۶/۱۱ | ۱۳ رفتح ۱۳۳۶ ہش | ۱۳ ردسمبر ۱۹۵۷ء | نمبر ۲۹۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے لئے دُعا کی تحریک

جیسا کہ احباب کو علم ہے تفسیر صغیر کے سلسلہ میں مسلسل محنت اور ساتھ کے ساتھ سلسلہ کے دیگر امور سرانجام دینے کا حضور کی صحت پر اثر پڑا ہے۔ اور اب جلسہ سالانہ بھی قریب آرہا ہے جس میں حضور کو اور زیادہ محنت کرنی پڑے گی۔ اس لئے احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ حضور کی صحت اور درازئ عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ حضور کا وجود خدا تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے جس کی ہمیں قدر کرنی چاہیئے۔ اور درد دل سے حضور کی صحت کے لئے دعائیں کرتے رہنا چاہیئے۔

اخبارِ احمدیہ

— ربوہ ۱۲ ردسمبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت بواسیر کی شکایت کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

— حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

— حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کو کبھی کبھی حوالی قلب میں درد کی شکایت ہو جاتا ہے۔ اصل مرض بھی آہستہ آہستہ کمی ہو رہی ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

آئینی صورتِ حال پر صدر سکندر مرزا سے وزیر اعظم کی طویل ملاقات

قومی اسمبلی کے ۵۴ ارکان کی طرف سے ڈاکٹر خان صاحب کے نامزد امیدوار کی حمایت

کراچی ۱۲ ردسمبر۔ وزیر اعظم جناب اسمٰعیل چندریگر نے کل رات صدر سکندر مرزا سے ملک کی آئینی صورت حال کے بارہ میں دو گھنٹے سے بھی زیادہ عرصہ تک بات چیت کی۔ ملاقات کے وقت مسلم لیگ کے جناب فضل الرحمٰن۔ میاں ممتاز محمد دولتانہ اور جناب یوسف ہارون بھی موجود تھے۔ اس سے پہلے جناب فضل الرحمٰن اور میاں ممتاز محمد دولتانہ نے صدر سے علیحدہ بھی ملاقات کی تھی۔ اگرچہ کل وزیر اعظم جناب چندریگر نے اس بارہ میں کچھ نہیں کہا۔ کہ انہیں اکثریت کی حمایت حاصل ہے یا نہیں تاہم مسلم لیگی حلقوں کو امید ہے کہ انہیں اکثریت کی حمایت حاصل ہو جائے گی۔ کرشک سرامک پارٹی کے مرکزی وزیروں نے بھی کل سید عزیز الحق اور جناب یوسف علی چوہدری کی حیثیت میں صدر سے ملاقات کی بعد میں وہ وزیر اعظم سے بھی ملے۔ ان ملاقاتوں کے بعد سید عزیز الحق نے بتایا میری پارٹی ہر اس پارٹی کی حمایت کرے گی۔ جو جداگانہ طریق انتخاب کی حامی ہو۔

اُدھر قومی اسمبلی کے ۵۴ ارکان نے ایک بیان پر دستخط کئے ہیں۔ جس میں اس امر کا اظہار کیا گیا ہے کہ وہ وزارتِ عظمیٰ کے لئے اس امیدوار کی حمایت کریں گے جس کو ڈاکٹر خان صاحب نامزد کریں۔ کل ان ارکان نے ایک اجلاس میں اس بیان کو ایک قرارداد کی شکل میں بھی منظور کیا۔ اس میں ری پبلکن پارٹی کے علاوہ عوامی لیگ نیشنل عوامی پارٹی حمید الحق گروپ اور بعض دوسری پارٹیوں اور آزاد ممبروں کے نمائندے شامل تھے۔ کل ری پبلکن پارٹی کے جناب ممتاز حسن قزلباش نے کہا کہ سردار عبد الحمید دستی نے جو آجکل لاہور میں زیر علاج ہیں انہیں اس بیان پر ان کی طرف سے دستخط کرنے کا اختیار دیا ہے۔

بعد میں سردار دستی نے لاہور میں ایک اخباری بیان کے ذریعہ اس کی تصدیق کر دی۔ ری پبلکن پارٹی کے جنرل سکرٹری سید عابد حسین نے دعوے کیا۔ کہ عوامی لیگ کے مولانا ترکہ بارشی اور پروگریسو پارٹی کے ایس کے سین بھی ہمارے ساتھ ہیں۔ ڈاکٹر خان صاحب نے کل ایک خط کے ذریعہ صدر سکندر مرزا کو اس امر سے اطلاع دے دی کہ قومی اسمبلی کے ۵۴ ارکان ہر اس امیدوار کی حمایت کرنے کو تیار ہیں جسے میں نامزد کروں۔ خط کے ساتھ مذکورہ قرارداد کی ایک نقل بھی بھیجی گئی ہے۔ اور کہا گیا ہے۔ کہ ان ارکان کی مرضی کے مطابق وزارت کو جلد از جلد حلف اٹھانے کی اجازت دی جائے۔

جناب حسین شہید سہروردی کا بیان

عوامی لیگ کے جناب حسین شہید سہروردی نے کل مذکورہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ چونکہ ری پبلکن پارٹی نے مخلوط انتخاب کی حمایت کا اعلان کر دیا ہے۔ اس لئے اب عوامی لیگ ری پبلکن پارٹی پر اعتماد اور بھروسہ کر سکتی ہے۔ انہوں نے کہا اس وقت عام انتخابات کی ضرورت ہے۔ تاکہ ملک کو آئے دن کے سیاسی بحرانوں سے نجات مل سکے۔ اگر اس مرحلہ پر جداگانہ انتخاب کا طریق رائج کیا گیا۔ تو عام انتخابات فروری ۱۹۶۰ء سے قبل نہ ہو سکیں گے۔ علاوہ ازیں جداگانہ طریق انتخاب رائج کرنے سے ایک بڑا نقصان یہ ہوگا۔ کہ ملک کے دونوں حصوں میں بیگانہ پن پیدا ہو جائے گا۔

تین ری پبلکن ممبر شریک نہیں ہوئے

ایک خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ قومی اسمبلی کے ۵۴ ارکان نے جس بیان پر دستخط کئے ہیں۔ تین ری پبلکن ارکان۔ نواب مظفر علی قزلباش۔ میر غلام علی تالپور اور جناب عبد العلیم نے کل رات تک نہ بیان پر دستخط کئے تھے۔ اور نہ ہی وہ ان ممبران اسمبلی کے مذکورہ اجلاس میں شریک تھے۔

شیخ مجیب الرحمٰن کی نکتہ چینی

عوامی لیگ کے جنرل سکرٹری شیخ مجیب الرحمٰن نے دوبارہ وزارت بنانے سے متعلق صدر کی دعوت قبول کرنے پر وزیر اعظم جناب اسمٰعیل چندریگر پر کڑی نکتہ چینی کی ہے۔ انہوں نے کہا ہے۔ کہ جناب چندریگر نے یہ جانتے ہوئے کہ انہیں اکثریت کی حمایت حاصل نہیں ہے تشکیل وزارت کی دعوت قبول کر لی ہے جو کسی طرح بھی درست نہیں۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۵۷ء

اخرج منہ الیزیدیون

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حسب ذیل قول "پیغام صلح" کے قمر سامانوی صاحب نے نقل کیا ہے

"تشبیہات میں پوری پوری تطبیق کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ بسا اوقات ایک ادنےٰ مماثلت کی وجہ سے بلکہ صرف ایک جزو میں مشارکت کے باعث ایک چیز کا نام دوسری چیز پر اطلاق کر دیتے ہیں۔ سو خدا تعالےٰ نے اسی عام قاعدہ کے موافق اس قصبہ قادیان کو دمشق سے مشابہت دی۔ اور اس بارہ میں قادیان کی نسبت مجھے یہ الہام بھی ہوا ہے۔ کہ اخرج منہ الیزیدیون یعنے اس میں یزیدی لوگ پیدا کئے گئے ہیں"

(ازالہ اوہام حاشیہ ص۳۲)

اس سے پہلے مولوی صدرالدین صاحب امیر غیر مبایعین نے اپنے ایک خطبہ میں لکھا تھا کہ

"اس عبارت میں اخراج کے معنے "پیدا کئے گئے ہیں" حضرت صاحب نے خود کئے ہیں۔ لیکن ربوہ والوں کو حضرت مرزا صاحب کا ترجمہ پسند نہ آیا۔ اس لئے انہوں نے ترجمہ کیا ہے "یزیدی لوگ نکالے گئے" اگرچہ یہ ترجمہ حضرت صاحب کے ترجمہ کے خلاف ہے۔ لیکن خدا کی شان یہ معنے بھی انہیں پر صادق آ گئے۔"

(پیغام صلح ۴ دسمبر ۱۹۵۷ء)

اس کے جواب میں مولوی ابوالعطاء صاحب نے لکھا تھا کہ

"چونکہ امیر منکرین خلافت کے نزدیک نکالے جانے کا ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ترجمہ کے خلاف ہے۔ اس لئے ان کے نزدیک تو یہ پیشگوئی نہیں ہو سکتی الیزیدیون سے مراد وہ غیر احمدی ہیں جو قادیان میں رہتے تھے۔ اور وہ اپنی فطرت میں یزیدی لوگوں کی فطرت کے مشابہ تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی جو تشریح فرمائی وہ بھی اپنے معنوں کے لحاظ سے بالکل صحیح اور درست ہے۔ لیکن اگر الہام میں اخراج سے ظاہری اخراج مراد لیا جائے۔ تو پھر یقیناً اس سے منکرین خلافت ہی مراد ہیں نہ کہ مبایعین"

(الفضل ۹ دسمبر ۱۹۵۷ء)

قمر صاحب نے اسی مضمون میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مندرجہ ذیل قول بھی نقل کیا ہے۔

"دمشق کے لفظ کی تعبیر میں میرے پر منجانب اللہ یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اس جگہ ایسے قصبہ کا نام دمشق رکھا گیا ہے جس میں ایسے لوگ رہتے ہیں۔ جو یزیدی الطبع - اور یزید پلید کی عادات اور خیالات کے پیرو ہیں۔ جن کے دلوں میں اللہ اور رسول کی کچھ محبت نہیں اور احکام الٰہی کی کچھ عظمت نہیں۔ اور اپنے نفس امارہ کے حکموں کے ایسے مطیع ہیں کہ مقدسوں اور پاکوں کا خون بھی ان کی نظر میں سہل اور آسان امر ہے۔ اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔ اور خدا تعالےٰ کا موجود ہونا ان کی نگاہ میں ایک پیچیدہ مسئلہ ہے۔ جو انہیں سمجھ نہیں آتا۔"

"غرض مجھ پر یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ دمشق کے لفظ سے دراصل وہ مقام مراد ہے جس میں دمشق والی یہ مشہور خاصیت پائی جاتی ہے۔"

وہ دمشق والی مشہور خاصیت یہ ہے کہ

"دمشق پایۂ تخت یزید رہ چکا ہے۔ اور یزیدیوں کا منصوبہ گاہ جس سے ہزارہا طرح کے ظالمانہ احکام نافذ ہوئے"

(ازالہ اوہام حاشیہ ص۳)

ان سارے حوالوں کو پڑھنے سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے۔ کہ مولوی ابوالعطاء صاحب نے جہاں تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کئے ہوئے معنوں کا سوال ہے اگر الہام زیر بحث کو انہیں تک محدود رکھا جائے۔ تو جو کچھ فرمایا ہے۔ وہ بالکل صحیح ہے۔ کہ اس الہام سے قادیان کے وہ لوگ مراد ہیں جو قادیان میں پیدا ہوئے۔ اور جو ایمان نہ لائے۔ اور جنہوں نے آپ کی مخالفت کی اور یزیدیوں جیسے افعال دکھلائے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حوالہ نمبرا مندرجہ بالا میں یہ وضاحت فرمائی ہے۔ کہ "تشبیہات میں پوری پوری تطبیق ضروری نہیں"

اگر الہام اخرج منہ الیزیدیون کو بطور پیشگوئی کے لیا جائے تو اس کے معنے یہ بھی ہوتے ہیں۔ کہ قادیان سے یزیدی صفت نکالے جائیں گے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ الہام کے رو سے یزیدی صفت لوگوں کا اخراج ہونا ہے۔ نہ کہ حسینی صفت لوگوں کا یعنے اس الہام کے رو سے قادیان سے نکالے تو یزیدی صفت لوگ جائینگے مگر حسینی صفت لوگ وہاں مقیم رہیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ مولوی ابوالعطاء صاحب نے فرمایا ہے۔ کہ اخراج کے ان معنے کے لحاظ سے "منکرین خلافت ہی مراد ہیں نہ کہ مبایعین۔" اب ساری دنیا جانتی ہے۔ کہ قادیان سے غیر مبایعین ہی نکالے گئے ہیں۔ اور مبایعین خدا تعالےٰ کے فضل سے اب تک بھی قادیان میں مقیم ہیں اگر مبایعین قادیان سے نکالے جاتے اور غیر مبایعین مقیم رہتے۔ تو اس الہام کے رو سے مبایعین نعوذ باللہ یزیدی صفت لوگ ٹھہرتے۔ مگر واقعہ اس کے خلاف ہے۔ اب قمر صاحب حوالوں کے الٹ پھیر سے اور باریک چھانٹ کر الہام میں الٹے معنے بھرنے کی کوشش کریں۔ تو اس سے کیا ہو سکتا ہے۔

یہ واقعہ کہ تقسیم کے وقت اکثر مبایعین کو قادیان سے مجبوراً ہجرت کرنی پڑی قطعاً اس الہام کی زد میں نہیں آ سکتا۔ اول اس لئے کہ قادیان سے یزیدی صفت لوگوں کے اخراج کے ساتھ یہ بات مستلزم ہے کہ حسینی صفت لوگ قادیان میں مقیم رہیں ورنہ یزیدی صفت لوگوں کے اخراج کے کوئی معنے نہیں ہوں گے۔ اس لئے جب غیر مبایعین قادیان سے نکلے تو جو لوگ وہاں مقیم رہے وہ یقیناً حسینی صفت تھے۔ لیکن قادیان سے اکثر مبایعین کی ہجرت کے بعد بھی مبایعین ہی قادیان میں مقیم ہیں اور وہ ان کے دباؤ سے وہاں سے نہیں نکلے۔ بلکہ غیر مسلموں کے دباؤ سے نکلے ہیں۔ جو یقیناً قمر صاحب کے نزدیک بھی حسینی صفت لوگ نہیں ہیں۔

اخرج منہ الیزیدیون کی پیشگوئی کو سمجھنے کے لئے یہ چیز بنیادی ہے۔ اس کو نظر انداز کر کے باقی قمر صاحب کی باریک بینیاں ہیں اور کچھ بھی نہیں ٭

حضور ایدہ اللہ کی صحت کے لئے اجتماعی دعا اور صدقہ

احباب جماعت کی طرف سے محلہ کے غربا میں نقدی بطور خیرات تقسیم کی گئی۔ اور دونوں مساجد میں حضور کی صحت و تندرستی کے لئے دعا کی گئی۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے۔ خاکسار محمد سعید پنشنر
محلہ دارالرحمت غربی

چند ضروری حوالہ جات

(از مکرم مولوی محمد صادق صاحب چغتائی سابق مبلغ انڈونیشیا)

(۲)

۲۱۔ نزولِ مسیح علیہ السلام متشابہات میں سے ہے

آیت وما یعلم تاویلہ الا اللہ (آل عمران رکوع اول) کے ماتحت (تفسیر خازن جلد ۱ صفحہ ۲۷۰) پر لکھا ہے: "قیل یجوز ان یکون للقرآن تاویل استأثر اللہ بعلمہ ولم یطلع علیہ احد من خلقہ کعلم قیام الساعۃ ووقت طلوع الشمس من مغربہا وخروج الدجال و نزول عیسی ابن مریم وعلم الحروف المقطعۃ واشباہ ذالک مما استأثر اللہ بعلمہ فالایمان بہ واجب وحقائق علومہ مفوضۃ الی اللہ وھذا قول اکثر المفسرین" کہ ایک قول یہ بھی ہے کہ جائز ہے کہ قرآن کریم کے ایسے معنے (تاویل) ہوں جسے خدا تعالیٰ ہی جانتا ہو۔ اور اس نے اپنی مخلوق میں سے اس پر کسی کو مطلع نہ کیا ہو۔ مثلاً قیامت کا علم، طلوع الشمس من المغرب، خروج دجال، نزول عیسیٰ علیہ السلام اور حروف مقطعہ وغیرہ کا علم جو صرف خدا تعالیٰ کو ہے۔ پس اس پر ایمان تو ضروری ہے لیکن ان علوم کی حقیقت صرف خدا تعالیٰ ہی کو معلوم ہے۔ اور یہ اکثر مفسرین کا مذہب ہے۔"

یہ حوالہ واضح ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نزول عیسیٰ علیہ السلام کا مسئلہ متشابہات میں سے ہے۔ بے شک اسکو ماننا ضروری ہے۔ لیکن یہ کس صورت میں واقع ہونے والا تھا۔ یہ کسی کو خدا تعالیٰ کے سوا معلوم نہیں تھا۔

۲۲۔ رجوع موتیٰ الی الدنیا

بعض لوگ یہ خیال رکھتے ہیں کہ بعض مرے ہوئے لوگ بھی دنیا میں واپس آجاتے ہیں۔ یہ خیال محض خیال ہی ہے۔ جس کی کوئی دلیل نہیں۔ مرنیوالوں کی دو ہی قسمیں ہیں (۱) وہ جو دوزخ میں داخل ہوں گے (۲) وہ جو بہشت میں جائینگے۔

دوزخیوں کے متعلق جہاں تک میرا علم ہے۔ تمام محققین علماء کا یہی خیال ہے کہ وہ عذاب سے نجات حاصل کرنے کے لئے دوبارہ دنیا میں آنا چاہیں گے۔ لیکن انہیں اجازت نہیں دی جائے گی۔ پس اس طرح ان کے واپس دنیا میں آنے کے متعلق سوال ہی باقی نہیں رہتا۔

رہے مومن جو بہشت میں داخل ہوں گے۔ ان کے متعلق لکھا ہے "قیل نزلت ھذہ الآیۃ فی المنافقین ویدل علی ان المومن لا یسأل الرجعۃ" (تفسیر خازن جلد ۷ صفحہ ۸۳) کہ آیت لولا اخرتنی الی اجل قریب فاصدق واکن من الصلحین منافقین کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ اور یہ قول واضح کرتا ہے کہ مومن دنیا میں واپس آنے کی درخواست نہیں کرے گا۔"

حضرت امام فخر الدین رازی اپنی (تفسیر کبیر کے جزء ۶ صفحہ ۲۱۰) پر آیت رب ارجعون۔ (سورۃ مومنون رکوع ۶) کی تفسیر کرتے ہوئے ایک حدیث درج فرماتے ہیں: "انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعائشۃ اذا عاین المومن الملئکۃ قالوا نرجعک الی دار الدنیا فیقول الی دار الھموم والاحزان لا بل قدوما علی اللہ واما الکافر فیقال نرجعک فیقول ارجعون... لعلی اعمل صالحا فیما ترکت فیقول الجبار کلا" کہ جب مومن اور روح قبض کرنے والے فرشتے ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں۔ تو وہ مومن کو کہتے ہیں کہ کیا ہم تمہیں دنیا میں واپس کر دیں؟ تو وہ جواب دیتا ہے کہ کیا ہموم و غموم کی جگہ (دنیا) میں؟ نہیں بلکہ میں خدا کے پاس جانا چاہتا ہوں۔ ہاں جب کافر کو کہتے ہیں کہ ہم تمہیں دنیا میں واپس کر دیں؟ تو وہ کہتا ہے۔ مجھے واپس کرو۔ مجھے واپس کرو تاکہ میں بھی نیک اعمال بجا لاؤں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہرگز نہیں؟"

بعض صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ صرف شہداء ہی دنیا پر واپس آنے کی خواہش کریں گے۔ تاکہ دوبارہ خدا کی راہ میں قتل ہوں۔ لیکن خدا تعالیٰ ان کی اس درخواست کو قبول نہیں فرمائے گا۔ پس نہ کوئی نیک انسان مرنے کے بعد دنیا پر واپس بھیجا جاتا ہے۔ اور نہ ہی کوئی بُرا۔

۲۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہری رشتہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پڑپوتے یعنی حسن بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب نے کیا ہی عجیب بات کہی ہے۔ "ویحکم احبونا للہ فان اطعنا اللہ فاحبونا وان عصینا اللہ فابغضونا لو کان اللہ نافعاً بقرابۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغیر عمل بطاعتہ لنفع بذالک اقرب الناس الیہ اباہ وامہ" (تہذیب التہذیب جلد ۲ ص ۲۶۳ و ۲۶۴ طبع حیدر آباد دکن) یعنی خدا تمہارا بھلا کرے تم لوگ ہم سے خدا کی خاطر محبت کیا کرو۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ کی طاعت کریں۔ تو ہم سے محبت کرو۔ اور اگر نافرمانی کریں۔ تو ہم سے نفرت کیا کرو۔ کیونکہ اگر خدا تعالیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی ظاہری رشتہ کا خیال رکھکر کسی کو فائدہ پہنچانا چاہتا تو وہ حضور پر نور کے سب سے قریب کے رشتہ یعنی ماں اور باپ کو فائدہ پہنچاتا!"

پس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ظاہری رشتہ بے شک ایک شرف ہے۔ مگر روحانی فائدہ کی اس سے اسی وقت امید کی جاسکتی ہے۔ جب کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روحانی رشتہ بھی قائم ہو۔ اور در اصل روحانی رشتہ ہی خدا کے نزدیک قابل قدر اور مفید ہے۔

۲۴۔ وعدہ الٰہی کا ٹلنا

قانون الٰہی یہی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوتا ہے لیکن کبھی کبھی کسی مصلحت کی بنا پر وہ وعدہ بظاہر پورا نہیں ہوتا۔ اور دنیا خیال کرتی ہے۔ کہ یہ وعدہ جھوٹا تھا یا یہ کہ وعدہ شیطانی تھا۔ نہ کہ رحمانی لیکن یہ خیال صحیح نہیں۔ اولیاء اللہ نے اس کی توضیح کی ہے۔ میرے پاس حضرت امام احمد بن محمد بن عبد الکریم بن عطاء اللہ السکندری کی کتاب الحِکَم ہے۔

جماعت احمدیہ پاکستان کا گیارھواں سالانہ جلسہ

۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۵۷ء

بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ — ہوگا

جماعتہائے احمدیہ اور دوسرے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حسب سابق امسال بھی جماعت احمدیہ پاکستان کا گیارھواں سالانہ جلسہ

— بتاریخ —

۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۵۷ء بروز جمعرات۔ جمعہ۔ ہفتہ

★ ربوہ میں منعقد ہوگا ★

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

اس میں آپ فرماتے ہیں:

وَلَا يُشَكِّكَنَّكَ فِي الْوَعْدِ عَدَمُ وُقُوعِ الْمَوْعُودِ وَإِنْ تَعَيَّنَ زَمَنُهُ

یعنی اگر خدا تعالیٰ کا وعدہ گو اس وعدہ کا وقت مقرر بھی ہو پورا نہ ہو پھر بھی تمہیں وعدہ الٰہی کے متعلق شک نہ کرنا چاہئیے

اس کے حاشیہ میں علامہ محمد بن ابراہیم بن عباد النفری الرندی تحریر کرتے ہیں:

" الحق سبحانہ لا یخلف المیعاد فمن وعدہ مولاہ شیئا وان کان معین الزمن ثم لم یقع ذالک الموعود فلا ینبغی ان یشککہ ذالک فی صدق وعد ربہ لیجوز ان یکون وقوع ذالک الوعد معلقا علی اسباب وشروط استأثر الحق تعالیٰ بعلمہا دون العبد"

(دیکھئے شرح الحکم ص۱ طبع مصر)

یعنی در اصل خدا تعالیٰ اپنے وعدے کو نہیں ٹالتا پس جس سے خدا تعالیٰ نے کوئی وعدہ کیا ہو اور وہ معین الوقت بھی ہو۔ پھر وہ وعدہ پورا نہ ہو تو مناسب نہیں کہ خدا کا بندہ اپنے رب کے اس وعدہ کے متعلق شک میں پڑ جائے۔ کیونکہ بہت ممکن ہے کہ وہ وعدہ کچھ اسباب یا شروط سے مشروط ہو جن کا علم صرف خدا کو ہو اور بندہ کو نہ ہو۔

معلوم ہوا کہ بعض دفعہ خدا تعالیٰ کا ایک بندہ وعدہ الٰہی کو تقدیر مبرم سمجھتا ہے۔ لیکن در اصل وہ تقدیر معلق ہوتا ہے۔ البتہ اس بندہ کو اس کا علم نہیں دیا جاتا

(۲۵)

ایک عارف کا قول

ایک عارف باللہ خدا تعالیٰ کو مخاطب کر کے کہتا ہے:

لیس قصدی من الجنان نعیما
غیر انی ارید ھا لأراک

(تفسیر القشادی جلد ۱ ص۱۲۵ طبع مصری)

یعنی میرے دل میں جنت میں داخل ہونے کی خواہش اس لئے نہیں کہ میں کثیر نعمت حاصل کروں۔ بلکہ صرف اس لئے ہے کہ تجھے دیکھ سکوں۔

مانسہرہ ضلع ہزارہ میں انڈونیشیا مبلغین کے اعزاز میں کامیاب تقریب

جماعت احمدیہ مانسہرہ نے محترم سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا و محترم ملک عزیز احمد صاحب مبلغ انڈونیشیا کی تشریف آوری پر یکم دسمبر کو بمکان محترم پیر محمد زمان شاہ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ مانسہرہ تین بجے دن ایک دعوت عصرانہ کا اہتمام کیا۔ اس تقریب میں ایک بھاری تعداد میں روؤسا شہر، وکلاء، پنشنرز، تجار اور دیگر معززین شہر نے شرکت فرمائی۔ ایبٹ آباد سے بھی کئی احباب تشریف لائے ہوئے تھے نیز قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ پشاور ڈویژن؛ ڈیرہ اسمٰعیل خان بھی تشریف رکھتے تھے۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو کہ مکرم حکیم عبد الواحد صاحب نے کی۔ اس کے بعد ایک بچے نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام سنایا۔

جلسہ کی صدارت کے فرائض جناب خان محمد افضل خان صاحب سواتی ایڈووکیٹ نے سرانجام دئیے۔ جنہوں نے اپنی افتتاحی تقریر اور اختتام جلسہ کی تقریر میں واضح الفاظ میں اعتراف فرمایا کہ مسلمانان عالم میں اس وقت اشاعت اسلام کے لئے صحیح تڑپ صرف جماعت احمدیہ ہی رکھتی ہے اور سینکڑوں نوجوان قابل رشک و زبردست قربانیاں کر کے اشاعت اسلام کے جہاد میں دنیا کے ہر گوشہ میں موجود ہیں اور قرآن کریم کے دنیا کی متعدد زبانوں میں تراجم کر کے عظیم الشان کارنامہ سرانجام دے رہے ہیں۔ محترم پیر محمد زمان شاہ صاحب نے تعارفی تقریر میں عیسائیوں کی تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے اشاعت اسلام کی طرف توجہ دلائی۔ محترم سید شاہ محمد صاحب اور محترم ملک عزیز احمد صاحب نے اپنی اپنی تقریروں میں بتایا کہ انہوں نے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی تحریک پر ۱۹۳۴ء میں اپنی زندگیاں اسلام کے لئے وقف کی تھیں۔ آپ نے ۲۲-۲۳ سال کے عرصۂ قیام انڈونیشیا کے حالات اشاعت اسلام اور جاپانیوں کی عارضی فتح کے انقلابی دور و قید بند میں رہنے اور رہائی حاصل کرنے اور تحریک آزادی انڈونیشیا میں حصہ لینے پر روشنی ڈالی اور ایمان افروز واقعات بتائے

اسی طرح آپ نے پاکستان کی ان بے لوث خدمات پر روشنی ڈالی جو کہ احمدی مبلغین اور انڈونیشیا کی احمدی جماعتوں نے اس زمانہ میں کیں جبکہ حکومت کی طرف سے انڈونیشیا میں کوئی سفارتخانہ نہ کھولا گیا تھا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ محترم سید شاہ محمد صاحب کو حکومت انڈونیشیا کی طرف سے ایک خاص سند خوشنودی حاصل ہے جس میں حکومت انڈونیشیا نے ان کی ان خدمات کو سراہا ہے جو آپ نے تحریک آزادی میں سرانجام دیں۔

اپنی تقاریر میں ہر دو مبلغین حضرات نے جماعت احمدیہ اور جماعت کے مبلغین کی ان خدمات پر بھی روشنی ڈالی جو کہ اسلام اور مسلمانان انڈونیشیا کی خدمت کے لئے جماعت نے کی ہیں۔ آپ نے بتایا کہ انڈونیشیا کی آٹھ کروڑ آبادی سے تقریباً پچاس فیصدی مسلمان آبادی کے ہوتے ہوئے آج سے تقریباً تیس سال قبل مسلمانوں کی مذہبی حالت یہ تھی کہ وہ عیسائیوں کے تبلیغی جال سے اتنے متاثر تھے کہ تعلیم یافتہ طبقہ کا کافی بڑا حصہ مسلمان کہلانے ہوئے شرم محسوس کرتا تھا اور لاکھوں کی تعداد میں مسلمان ہر سال عیسائیت قبول کر رہے تھے۔ مگر جماعت احمدیہ کے لٹریچر کی برکت اور مبلغین کے عیسائیت کے مقابلہ پر آ جانے سے یہ سیلاب رک گیا۔

محترم سید شاہ محمد صاحب نے اپنی تقریر کے آخر پر حاضرین سے نہایت مؤثر الفاظ میں یہ اپیل کی کہ وہ بانی سلسلہ احمدیہ کے منجانب اللہ ہونے پر اللہ تعالیٰ سے دعاؤں کے ذریعہ حقیقت معلوم کریں۔

جلسہ کے اختتام پر چائے سے سامعین کی تواضع کی گئی۔

محمد عمر غنی

سیکرٹری جماعت احمدیہ مانسہرہ

منکرین خلافت کی متضاد بیانات

(از مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ڈیرہ غازیخان)

اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعتیں ایک واجب الاطاعت امام کی کامل متابعت کی وجہ سے ہمیشہ متفق اور متحد اور ایک ہی سلک میں منسلک رہتی ہیں اور الٰہی فرمان "کانھم بنیان" مرصوص" کی حقیقی مصداق ہوتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا سایہ ان کے سر پہ ہوتا ہے۔ اور دن بدن استحکام اور ترقی اور کامیابی ان کے شامل حال رہتی ہے۔ مگر وہ جماعتیں جو اپنے لائحہ عمل کو ترک کر دیتی ہیں۔ وہ ایک واجب الاطاعت امام کی نعمت سے محروم ہو جاتی ہیں۔ ان کے افراد انتشار اور پراگندگی کا شکار ہو جانے کی وجہ سے مختلف اور متضاد نظریات قائم کر لیتے ہیں۔ وہ کبھی منزل مقصود تک رسائی حاصل نہیں کر سکتے۔ کیونکہ وہ تنظیم اور جماعت کی برکات کو کھو بیٹھتے ہیں۔

اہل پیغام نے ۱۹۱۴ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ کی عداوت کی بناء پر اپنی ایک الگ جماعت "احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور" کے نام سے قائم کی۔ چونکہ وہ ایک واجب الاطاعت امام کی نعمت اور اس کی برکت سے محروم ہیں۔ اس لئے پراگندہ طبع ہونے کی وجہ سے جہاں ان میں کامل اتحاد مفقود ہے۔ وہاں ان کے بیانات میں اختلافات اور خیالات میں تضاد پایا جاتا ہے۔

درحقیقت جب وہ ایک صداقت یعنی نظام خلافت احمدیہ کے منکر ہوئے۔ تو اس کے ساتھ ان کو بہت سی ایسی صداقتوں کا بھی انکار کرنا پڑا۔ جن کو وہ پہلے تسلیم کرتے رہے ہیں۔ اسی لئے مصلحت وقتی کے تحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کو پس پشت ڈالتے ہوئے انہوں نے اپنے نظریات میں رد و بدل کر لیا۔ تاکہ عام مسلمانوں کی خوشنودی اور حمایت حاصل رہے۔ اس کی چند ایک مثالیں احباب کے سامنے بغیر کسی تفصیلی تبصرہ کے پیش خدمت ہیں (۱) منکرین خلافت احمدیہ کے سابق امیر مولوی محمد علی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ۔

"مجددوں کا ماننا ضروری ہے ان کے انکار سے انسان فاسق ہو جاتا ہے۔"

(النبوۃ فی الاسلام ص۱۰۵)

اس کے برعکس غیر مبایعین کے موجودہ امیر مولانا صدرالدین صاحب کی رائے ملاحظہ فرمائیں۔

"مسلمان کے لئے مرزا صاحب کے دعویٰ کو تسلیم کرنا فرض نہیں"

(اشتہار ایک غلط فہمی کا ازالہ مطبوعہ اشرف برقی پریس سیالکوٹ)

حالانکہ اختلاف سے قبل ان کے اکابرین یہ اعلان شائع کر چکے تھے کہ

"ہمارا ایمان ہے۔ کہ دنیا کی نجات حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلام حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لائے بغیر نہیں ہو سکتی"

(پیغام صلح ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۳ء)

(۲) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی بیعت خلافت کے متعلق جو اعلان صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے شائع ہوا اس میں لکھا گیا تھا۔ کہ

"مطابق فرمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مندرجہ رسالہ الوصیت ہم احمدیان جن کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ اس امر پر صدق دل سے متفق ہیں کہ اول المہاجرین حضرت حاجی مولوی حکیم نورالدین صاحب ...... کے ہاتھ پر احمدؑ کے نام پر تمام احمدی جماعت احمدیہ اور آئندہ نئے ممبر بیعت کریں۔ الخ

(بدر ۲ جون ۱۹۰۸ء)

اور اس اعلان کے نیچے مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے دستخط موجود ہیں۔ مگر اس کے بعد عداوت محمود ایدہ اللہ تعالیٰ کی وجہ سے جب انہوں نے خلافت سے انکار کر دیا۔ تو پھر کہنے لگ گئے کہ

"آپ (حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ) کے ہاتھ پہ سب قوم کا اکٹھا ہو جانا یہ ایک علیحدہ امر تھا۔ جس کا ذکر الوصیت میں کوئی نہیں ...... وہ وصیت کی رو سے نہیں بلکہ قوم کے اتفاق سے خلیفہ اوّل کہلائے"

(رسالہ الوصیت ص۲ اگست ۱۹۱۴ء) لاہور شائع کردہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام

اگر رسالہ الوصیت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد شخصی خلفاء منتخب ہونے کا ذکر نہ تھا۔ تو مولوی محمد علی صاحب نے اس اعلان پہ دستخط کیوں کئے تھے۔ جس میں لکھا ہوا تھا۔ کہ "مطابق فرمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مندرجہ رسالہ الوصیت ...... حضرت حاجی حکیم نورالدین صاحب کی بیعت کریں اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ خود وضاحت فرماتے ہیں۔ کہ میرا انتخاب خلافت رسالہ الوصیت کے ماتحت ہوا ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔

"اب میں تمہارا خلیفہ ہوں۔ اگر کوئی کہے کہ الوصیت میں حضرت صاحب نے نورالدین کا ذکر نہیں کیا۔ تو ہم کہتے ہیں۔ ایسا ہی آدم اور ابوبکر کا ذکر بھی پہلی پیشگوئی میں نہیں۔

(بدر ۲۱ اکتوبر ۱۹۰۹ء)

(۳) جماعتی ترقی اور استحکام کے بارہ میں پیغام صلح رقمطراز ہے کہ

"یہ تبھی ممکن ہے کہ جب واجب الاطاعت امیر کے ہاتھ میں جماعت کی باگ ڈور ہو۔ تمام افراد اسی کے اشارے پر حرکت کریں۔ سب کی نگاہیں اس کے ہونٹوں کی جنبش پر ہوں۔ اور جونہی اس کی زبان فیض ترجمان سے کوئی حکم صادر ہو سب بلا حیل و حجت اس پر عمل پیرا ہوں کیونکہ عمل میں حجت و تکرار سم قاتل ہے" پھر لکھا ہے۔ "جب تک ایسے امیر کے ہاتھ میں نہ ہو۔ جس کے ہاتھ پر عملی طور پر تن من دھن کی قربانی کی بیعت نہ کی ہو۔ مستقل اور پائندہ ترقی محال ہے"۔

(پیغام صلح ۷ فروری ۱۹۳۷ء)

لیکن یہی پیغام صلح "تن من دھن کی قربانی اور بلا حیل و حجت اطاعت کرنے کے بارے میں ۱۹۱۴ء میں لکھتا ہے

"اب وہ (بزرگان سلسلہ احمدیہ) پچیس سال کے نوعمر جوان کے غلام ہیں ان کی رائے وغیرہ کچھ بھی باقی نہیں کیونکہ وہ موجودہ خلیفہ صاحبزادہ صاحب کے ساتھ کامل اطاعت کی بیعت کر چکے ہیں پس وہ ایک گونہ ایک بچے کے دائمی غلام بن گئے ہیں"

(پیغام صلح ۱۶ اپریل ۱۹۱۴ء)

(۴) پیغام صلح ہم کو شخصی غلام اور پیر پرست قرار دیتا ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ کو پیری قائم کرنے والا ٹھہراتا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

"میاں صاحب (یعنی حضرت سیدنا محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ) نے ساری عمر اپنی پیری کے قائم کرنے میں گزاری ہے" (پیغام صلح ۸ اگست ۱۹۵۶ء)

مگر یہی پیغام صلح کامل اتباع کو پیر پرستی اور شخصی غلام قرار دینا قلت تدبر اور کوتاہ بینی کا نتیجہ ٹھہراتا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"بظاہر ایسے امیر جس کی تن من دھن کو قربان کرنے کی بیعت کی جائے تاقل کا تسلیم کرنا طبع کو ناگوار گزرتا ہے۔ خود سر انسان ناک بھوں چڑھاتے ہیں کہ اس میں پیر پرستی اور شخصی غلامی کا رنگ جھلکتا ہے۔ مگر یہ قلت تدبر اور کوتاہ بینی کا نتیجہ ہے"

(پیغام صلح ۷ فروری ۱۹۳۷ء)

(۵) پیغام صلح لکھتا ہے۔

"ایک اکیلا ووکنگ مشن جو اپنی اہمیت اور عالمگیر اثر و اقتدار کے لحاظ سے میاں صاحب (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ) کے تمام مشنوں پہ فائق ہے۔ مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کا وہ کارنامہ ہے جو رہتی دنیا تک یادگار رہیگا۔"

(پیغام صلح ۸ اگست ۱۹۵۶ء)

مگر اس کے برخلاف خواجہ کمال الدین صاحب کا یہ دعویٰ ہے کہ

"مسلم مشن ووکنگ اپنی بناء اپنے وجود و اپنے قیام کے لئے میری ذات کے سوا کسی اور جماعت یا شخصیت یا کسی انجمن کا مرہون احسان نہیں ہے میں نے اپنے ہی سرمایہ سے جو وکالت کے ذریعہ مجھے حاصل ہوا۔ اس مشن کو قائم کیا۔ اس کے متعلق نہ میں نے کسی سے مشورہ حاصل کیا نہ کسی نے مجھے مشورہ دیا"

(اخبار مدینہ بجنور ۲۱ جون ۱۹۲۸ء)

درخواست دعا

میری والدہ محترمہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں گو تکلیف میں افاقہ ہے۔ لیکن کمزور بہت ہو گئی ہیں کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(لطیف احمد مہتمم دواخانہ طب جدید ربوہ)

جلسہ سالانہ پر راولپنڈی سے سپیشل ٹرین کا انتظام

گذشتہ سال کی طرح امسال بھی راولپنڈی سے ایک سپیشل گاڑی کا انتظام کیا جارہا ہے جو انشاء اللہ تعالےٰ ۲۴ر دسمبر کی شام کو راولپنڈی سے ربوہ کے لئے روانہ ہوگی۔ اسی طرح واپسی پر بھی ۲۹ر تاریخ کو ایک سپیشل گاڑی کا انتظام کیا جارہا ہے۔ جماعتہائے راولپنڈی اور دیگر قریب کی جماعتوں کو اس گاڑی سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور کوشش کی جائے کہ وہ ۲۴ر تاریخ کو راولپنڈی سے ٹکٹ خریدیں۔ ان تمام جماعتوں کے امیر اور پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ وہ ایسے تمام افراد کی تعداد سے جو اس سپیشل گاڑی میں سفر کریں گے۔ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کو مندرجہ ذیل پتہ پر مطلع فرمائیں

میاں عطاء اللہ ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی

اعلان دارالقضاء

جملہ حصہ داران اسلام پور اسٹیٹ (سندھ) کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے قضیہ بخلاف چوہدری فتح محمدؐ صاحب سیال کی آخری صورت حال معلوم کرنے کے لئے بتاریخ ۲۷ر دسمبر ۵۷ء بوقت سات بجے شام بخدمت بورڈ قضاء (دفتر قضاء ربوہ میں) خود یا بذریعہ مختار پہنچ جائیں۔ (ناظم دارالقضاء)

خدام الاحمدیہ اور شعبہ مال

اللہ تعالےٰ کا شکر ہے۔ کہ جہاں گذشتہ سال اجتماع کے بعد ان دنوں میں آمد کی کمی کی بناء پر وقتی طور پر بعض مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ امسال اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل خاص سے محفوظ فرما لیا ہے۔ لہٰذا یہ ایک واضح علامت ہے۔ کہ بعض مجالس میں شعبہ مال کے لحاظ سے خاص بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ خدا کرے کہ یہ ترقی کا رجحان قائم رہے اور ہمارا قدم اور آگے بڑھتا چلا جائے

شعبہ مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ضروری اعلان

مولوی جلال الدین صاحب ڈسکوی حوالدار جہاں کہیں ہوں اپنے ایڈریس سے مطلع کریں۔ اگر کسی دوست کو ان کے ایڈریس کا علم ہو تو مطلع فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

ناظر امور عامہ

ولادت

مورخہ ۲۳/۱۱/۵۷ کو اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص فضل سے بندہ کو سات لڑکیوں کے بعد پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے نصیر احمد نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب کرام بچہ کی صحت درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

(حکیم نذیر احمد دارالنصر ربوہ)

ضرورت رشتہ

ایک تعلیم یافتہ۔ نیک خصلت۔ شریف النسب۔ مخلص نوجوان کے لئے شریف خاندان سلیقہ شعار۔ علمی و ادبی دلچسپی رکھنے والی۔ خوش اخلاق اور دیندار رشتہ کی ضرورت ہے۔ پہلے ہی خط میں مفصل حالات لکھدیں۔

ب۔ج۔ معرفت ادارہ فروغ اردو۔ ایبک روڈ ۔۔۔ لاہور

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

چندہ جلسہ سالانہ

اس زمانہ میں حقیقی اسلام یعنی احمدیت کے قائم کرنے اور مومنوں کے ایمان کو تازہ کرنے کے لئے جلسہ سالانہ سے زیادہ مفید اور پُر اثر اور کوئی طریق کار نہیں۔ اس مبارک موقعہ پر ہزاروں ہزار لوگ اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی زیارت حاصل کرتے ہیں اور حضور کے زندگی بخش کلمات سنتے ہیں اور مرکز کی دوسری برکات سے بہرہ اندوز ہوتے ہیں۔ اس جلسہ کے اخراجات کیلئے اور اس موقعہ پر آنے والے مہمانوں کی خدمت کے لئے جو درحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہی مہمان ہیں۔ چندہ جلسہ سالانہ وصول کیا جاتا ہے۔ جس کی سالانہ شرح ہر احمدی کی ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ ہے۔ اگرچہ گذشتہ سالوں کی نسبت سال رواں میں اس مد کی آمد میں اس وقت تک نمایاں بیشی ہوئی ہے۔ لیکن ابھی وصول شدہ رقم متوقع اخراجات سے بہت کم ہے۔ حالانکہ جلسہ سالانہ سر پر آگیا ہے۔ لہٰذا میں تمام احباب سے گذارش کرتا ہوں کہ اب مزید التواء کی گنجائش نہیں۔ براہ مہربانی فوری طور پر یہ چندہ جمع کر کے خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرا دیا جائے۔ فجزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظر بیت المال ربوہ)

یہ آخری موقعہ ہے

حصہ آمد کے جن احباب کی طرف سے اس وقت تک بھی فارم اصل آمد سال ۵۷-۱۹۵۶ء یا اس سے پہلے سالوں کے پُر ہو کر نہیں آئے۔ ان کی خدمت میں حسب قاعدہ یہ فارم بصیغہ رجسٹری بھیجے جا رہے ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ ان فارموں پر اپنی اصل آمد سالہائے مطلوبہ درج کر کے دو ہفتہ کے اندر اندر فارم واپس کر دیں۔ ورنہ حسب قاعدہ ان کی وصیتیں مجلس کارپرداز میں پیش کر دی جائیں گی۔ اور اگر کوئی ناخوشگوار فیصلہ ان کے حق میں ہوا۔ اس کی ذمہ داری خود ان پر ہوگی۔ دفتر نے بار بار اعلانات کے ذریعہ اسباب کو واضح کر دیا ہے کہ فارم نہ پر کرنے کی صورت میں موصی کو بقایا دار گردان کر ان کی وصیت منسوخ کی جا سکتی ہے۔ اور اب بصیغہ رجسٹری فارم بھجوانے کا یہ آخری موقعہ ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواست دعا

مکرم عبدالباسط صاحب اور مسعود احمد صاحب کا بی۔ ایس۔ سی، ایف۔ اے، ایچ (؟) فاضل کا امتحان ۳ر دسمبر سے شروع ہے۔ احباب ہر دو کی کامیابی کے لئے دعا فرما دیں

(عبدالماجد شاد سیالکوٹ)

غیر آباد سرکاری زمینیں پٹے پر دینے کی شرائط کا اعلان

خود کاشت کرنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔

لاہور ۱۲ دسمبر:- صوبے میں اناج کی پیداوار بڑھانے کے لئے حکومت مغربی پاکستان نے سرکاری اراضی پٹے پر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کی شرائط کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ جن کے تحت نہری اراضی کی صورت میں ایک سال اور غیر نہری اراضی کی صورت میں ابتدائی دو سال کے لئے پٹہ پر دی گئی۔ زمین کا کوئی کرایہ وصول نہیں کیا جائے گا۔

پٹے کی دوسری شرائط مندرجہ ذیل ہیں

۱۔ جو اراضی پٹے پر دی جائے گی۔ وہ ایک ٹکڑے کی صورت میں ہوگی۔ جن کا رقبہ ساڑھے بارہ ایکڑ سے زیادہ نہیں ہوگا۔

۲۔ پٹے کی زیادہ سے زیادہ مدت تین سال ہوگی۔

۳۔ اراضی میں صرف غلے کی کاشت ہو سکیگی

۴۔ تمام غیر آباد سرکاری زمینیں ماسوائے ان زمینوں کے جن میں ہل چلانے سے یا جن کو ہموار کرنے سے کٹاؤ اور جنگلات کی کمی میں اضافہ ہوا۔ پٹے پر دی جائیں گی۔ کوئی ایسی زمین جو گزشتہ تین سال کے دوران میں ایک بار بھی ٹنڈر کے ذریعہ یا نجی معاہدہ کے تحت پٹہ پر دی گئی ہو اسے اس سکیم کے تحت بذریعہ ٹنڈر پٹے پر نہیں دیا جائیگا اس حکم کا اطلاق چراگاہوں پر نہیں ہوگا جو محض ٹنڈر ہی کے ذریعہ پٹے پر دی جا سکتی ہیں۔ اگر ممکن ہو تو سرکاری دفاتر اور بنگلوں سے ملحق احاطے بھی غلہ اگانے کے لئے استعمال ہونے چاہئیں۔

۵۔ اگر کوئی پٹے دار خریف ۵۹-۱۹۵۸ء کی فصل کے دوران میں زمین پر کاشت کرنے سے قاصر رہے تو پٹہ منسوخ کر دیا جائیگا۔

۶۔ اگر کسی وقت کسی سرکاری مقصد کیلئے زمین کی ضرورت پڑی تو پٹے کی مدت ختم ہو جائے گی۔ اور اس کا معاوضہ اس زمین پر کھڑی فصل کے سوا کچھ نہیں دیا جائے گا۔

۷۔ اس سکیم کے تحت پٹہ حاصل کرنے کا سب سے بڑا معیار یہ ہوگا کہ متعلقہ شخص زمین میں ہل چلانے کے قابل ہو ۱۰۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل زمرہ کے اشخاص کو بلحاظ ترتیب ترجیح دی جائے گی۔

(الف) ۱۹۵۵، ۵۶، اور ۱۹۵۷ء کے دوران بے دخل ہونے والے مزارعین، جن کو ابھی تک زمین نہیں ملی۔

(ب) سیلاب زدہ اشخاص، جن کی زمین پانچ ایکڑ یا اس سے زیادہ تھی۔ اور سیلاب کی وجہ سے اب وہ پانچ ایکڑ سے کم رہ گئی ہے۔ اس کے لئے صرف ۱۹۵۵ء اور ۱۹۵۶ء کے سیلاب زدگان کی درخواستوں پر غور کیا جائے گا۔

(ج) سیم اور تھور سے نقصان اٹھانے والے کاشتکار، بشرطیکہ مقامی افسر اس امر کا اطمینان کر لیں۔ کہ درخواست گزار کی کل قابل کاشت زمین کا رقبہ پانچ ایکڑ سے کم رہ گیا ہے۔ کل رقبہ کی پیداوار یا پانچ ایکڑ رقبہ کی پیداوار سے کم ہے۔

۸۔ کرائے کی شرح وہی ہوگی جو پچھلے سال مقرر و مشتہر کی گئی تھی۔ جہاں تک کرائے کا تعلق ہے۔ اس سکیم میں مشمولہ احکام کا اطلاق ان پٹوں پر نہ ہوگا جو کسی اور سکیم کے تحت بذریعہ ٹنڈر حاصل کئے گئے ہیں۔

پاکستان میں جاپانی کاشتکاروں کی آباد کاری

کراچی ۱۲ دسمبر:- پاکستان نے غلام محمد بیراج کے علاقے میں چار سو کاشتکار جاپانی کنبوں کو بسانے کے لئے پانچ ہزار ایکڑ اراضی دینے کی جو پیشکش کی ہے۔ اس سلسلے میں جاپان کا ایک وفد اس ہفتے کراچی پہنچ جائے گا۔ یہ وفد مجوزہ اراضی کا معائنہ کرے گا۔ اور پاکستانی حکام سے اس سوال پر بات چیت کرے گا۔ کہ جاپانی کنبے یہاں کیا کام کریں گے۔ اور ان کی حیثیت کیا ہوگی۔ توقع ہے۔ کہ یہ جاپانی کاشتکار پاکستانیوں کو چاول کی کاشت کے جدید طریقے سکھلانے میں مدد دیں گے۔

نماز مترجم انگریزی میں

مع عربی متن و نقشہ و نصاویر قیام و رکوع سجود و تفصیل نماز جمعہ و عیدین نکاح و استخارہ و جنازہ وغیرہ اور قرآن مجید و احادیث کی بہت سی ہدایات کی کتاب صرف ۱۲ آنے میں پہنچا دی جائے گی۔

پاکستانی احباب خالد لطیف صاحب کراچی بکڈپو ۸۲/ گولی مار کراچی سے حاصل کر سکتے ہیں۔

سیکرٹری انجمن ترقی اسلام سکندر آباد دکن

فرانس اور الجزائری قوم پرستوں میں باہمی بات چیت ضروری ہے

الجزائر کے تنازعہ کے حل کیلئے شاہ مراکش کی تجویز

نیویارک ۱۱ دسمبر شاہ مراکش نے کہا ہے کہ الجزائر کے مسئلہ کا حل تلاش کرنے کے لئے فرانس اور الجزائری قوم پرستوں میں بات چیت ہونی چاہئے

شاہ مراکش نے جو کہ آجکل خیر سگالی کے دورہ پر امریکہ آئے ہوئے ہیں۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میری خواہش ہے کہ فرانس اور الجزائری قوم پرستوں میں باہمی گفت و شنید سے الجزائر کا مسئلہ اقوام متحدہ کے چارٹر کے اصولوں کے مطابق طے ہونا چاہئے

آپ نے کہا "مجھے یقین ہے کہ خیر سگالی کے جذبات سے اس مسئلہ کو حل کیا جا سکتا ہے اور اس طرح اس خونریزی کا خاتمہ ہو سکتا ہے جو گزشتہ کئی سالوں سے الجزائر میں ہو رہی ہے۔

شاہ مراکش نے کہا میری سب سے بڑی خواہش یہ ہے کہ دنیا میں امن قائم ہو اور ہر شخص امن و سلامتی سے خوشگوار زندگی بسر کر سکے۔ لیکن اب بھی دنیا کے بعض حصوں میں نہ تو امن ہے نہ سلامتی۔ ہمسایہ الجزائر کے المناک منظر سے ہمیں بہت صدمہ ہوتا ہے اور یہ بات اور بھی افسوسناک ہے کہ جوں جوں وقت گزرتا جاتا ہے یہ تنازعہ زیادہ خطرناک حیثیت اختیار کرتا جا رہا ہے

انہوں نے امید ظاہر کی کہ الجزائر کا مسئلہ خیر سگالی مفاہمت اور باہمی گفت و شنید کے ذریعہ پر امن طور پر حل کر لیا جائے گا۔

شاہ مراکش نے کل جنرل اسمبلی سے خطاب کیا۔ وہ پچھلے دو ہفتوں سے امریکہ کا دورہ کر رہے ہیں۔ کل جنرل اسمبلی سے خطاب کرنے سے پہلے نیویارک میں ان کا پرجوش استقبال کیا گیا۔

امریکہ ترکیہ کو میزائل دیگا

انقرہ ۱۱ دسمبر وزیر اعظم ترکیہ مسٹر عدنان مندریز نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ ترکیہ کو خود کار میزائل اور راکٹ مہیا کرنے پر آمادہ ہو گیا ہے اور اب نیٹو کے دفاعی منصوبوں کے تحت ترکیہ کو نائک قسم کے میزائل اور "آنسٹ جان" قسم کے راکٹ دئیے جائیں گے۔ ترک افسر ان کے استعمال کی تربیت حاصل کرنے کے لئے امریکہ بھیجے جائیں گے۔

دین کو دنیا پر مقدم رکھو!

چینی انجینئروں کا عزم کراچی

کراچی ۱۱ دسمبر۔ چینی انجینئروں کی ایک جماعت سیلابوں کی روک تھام کے مسئلہ کے مطالعے کے لئے اس مہینے پاکستان پہنچ رہی ہے یہ انجینئر ملک کے دونوں حصوں کا دورہ کریں گے اور پاکستانی حکام سے بات چیت کریں گے۔

ایران کا تجارتی وفد کراچی میں

کراچی ۱۱ دسمبر۔ پاکستان کے ساتھ تجارتی معاہدے کی بات چیت کے لئے چھ ارکان پر مشتمل ایک ایرانی وفد کل تہران سے کراچی پہنچا۔ وفد ایک ماہ تک پاکستان میں قیام کرے گا۔ پاکستانی حکام سے اس کی ابتدائی بات چیت آج شروع ہو رہی ہے۔

تیس رٹ درخواستیں منظور کر لی گئیں

پشاور ۱۱ دسمبر مسٹر جسٹس شیخ محمد شفیع اور مسٹر جسٹس حبیب اللہ خاں پر مشتمل مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے پشاور بنچ نے کل تیس اشخاص کی رٹ درخواستیں منظور کر لیں درخواست دہندگان کو پاکستانی آئین نافذ ہونے کے بعد (۲۳ مارچ ۵۶ء) فرنٹیئر کرائمز ریگولیشنز کی دفعہ ۱۱ کے تحت مختلف سزائیں ہوئی تھیں۔ عدالت نے ان سب اشخاص کی رہائی کے احکام صادر کر دئیے

یاد رہے ہائیکورٹ کے پشاور بنچ نے ۱۱ نومبر کو قرار دیا تھا کہ فرنٹیئر کرائمز ریگولیشنز کی دفعہ ۱۱ آئین میں مندرج بنیادی حقوق کے منافی ہے۔ کیونکہ یہ دفعہ ڈپٹی کمشنروں اور کمشنروں کو فوجداری مقدمات جرگوں کے سپرد کرنے کے لامحدود اختیارات دیتی ہے۔

ضلع جھنگ میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

لاہور ۱۱ دسمبر مجسٹریٹ جھنگ نے دفعہ ۱۴۴ کے تحت ضلع کی حدود میں پانچ یا پانچ سے زیادہ اشخاص کے جمع ہونے جلوس نکالنے اور مظاہرے کرنے کوئی ایسا ہتھیار جس سے حملہ ہو سکتا ہو ساتھ رکھنے اور ہر پبلک مقام پر لاؤڈ سپیکر استعمال کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔

یہ حکم ۷ فروری ۱۹۵۹ء تک نافذ العمل رہیگا

مستحق طلبا کو تعلیمی وظائف

لاہور ۲۲ دسمبر صوبائی محکمہ تعلیم نے ضرورت مند اور مستحق طلبہ کو ہر مرحلہ پر تعلیم کا سلسلہ جاری رکھنے میں مدد دینے کے لئے ایک بہت بڑی سکیم بنائی ہے۔ جس کے تحت طلبہ کو تعلیمی وظائف دیئے جائیں گے۔

اس سکیم کے تحت سال رواں کے بجٹ میں صوبے بھر میں وظائف دینے کے لئے بیالیس لاکھ اکتیس ہزار آٹھ سو روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ اس میں سے لاہور ریجن کے طلبہ کو وظائف دینے کے لئے بارہ لاکھ تیرہ ہزار روپیہ۔ حیدرآباد ریجن کے لئے بیس لاکھ چونتیس ہزار روپے اور پشاور ریجن کے لئے چھ لاکھ بائیس ہزار روپے کی رقوم منظور کی گئی ہیں۔ تعلیمی وظائف کی مد میں کوئٹہ اور قلات ڈویژن کے لئے تین لاکھ باسٹھ ہزار روپے دیئے گئے ہیں۔ اس سال محکمہ تعلیم نے صرف لاہور میں گیارہ سو پانچ تعلیمی وظائف اور دو ہزار تین سو گیارہ امدادی وظائف تقسیم کئے۔ جن پر نو لاکھ اٹھاون ہزار روپے خرچ ہوئے۔

عراقی وزیر اعظم مستعفی ہو گئے

بغداد ۲۲ دسمبر۔ کل عراق کے وزیر اعظم علی جودت نے اپنے عہدے سے استعفا دیدیا۔ سرکاری طور پر استعفا کی وجہ نہیں بتائی گئی۔

علی جودت سترہ بار کو وزیر اعظم بنے تھے۔ اس سے قبل وہ لندن اور واشنگٹن میں عراق کے سفیر رہ چکے ہیں۔

درخواست دعا

مکرم جناب میجر شریف احمد صاحب باجوہ نائب امیر جماعت احمدیہ لائلپور کی بڑی صاحبزادی بیگم انیسہ الیاس آجکل مشن ہسپتال لائلپور میں سخت بیمار ہیں۔ ابھی تک تشخیص مرض نہیں ہو سکی بہت تیز بخار ہو جاتا ہے۔ کمزوری بہت ہے۔ مزید علاج کے لئے لاہور لے جانے کی تجویز ہے۔ احباب عزیزہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں

خاکسار قریشی محمد نذیر پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ

مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کی صحت کے متعلق اطلاع

ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ آج مکرم ڈاکٹر پیرزادہ صاحب نے بستر سے اٹھ کر کرسی پر بیٹھنے کی اجازت دی۔ چنانچہ تقریباً ایک گھنٹہ کرسی پر بیٹھے رہے احباب التزام سے دعا جاری رکھیں۔

ایڈریس میں تبدیلی

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ملک صاحب ۱۵ دسمبر کے بعد جو دوست خط لکھیں وہ بجائے لاہور کے گجرات کے ایڈریس پر لکھیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵